السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک شادی شدہ خاتون ہوں، میرے ہاں اس شوہر سے ایک بیٹا بھی ہے۔ میرا شوہر ایک اور شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ ایک عورت کےلیے عفت کا باعث بنے گا، حالانکہ وہ عورت معروف عمر سے گزر چکی ہے اوراس نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے۔ کیا میرے شوہر کا یہ عزر قابل قبول ہے؟ اوراگر میں اس کےلیے رضامندی کا اظہار نہ کروں توکیا گناہ گارہوں گی؟ خیال رہے کہ شوہر مالی اعتبار سے صاحب حیثیت ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرداگردوسری شادی کرنا چاہے تووہ اس کےلیے قطعا پابند نہیں ہے کہ وہ اس کا عذر بھی بیان کرے۔ یہ معاملہ بنیادطورپر مباح ہے اور فقہائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ وہ دوسری شادی کےلیے کسی اجازت، کسی براءت یا عذر پش کرنے کا محتاج اورپابند نہیں ہے۔ کتب فقہ میں یہ تفصیل موجود ہے۔ آپ ان کا مراجعہ کریں گے توآپ کو یہی ملے گا کہ مرد کےلیے ایک یا دو یا تین یا چارتک بیویوں کرلینا مباح ہے۔ یہ قرآن کریم کی نص، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوراکابر صحابہ کا فعل ہے۔ ان کے مقابلے میں جولوگ آزادی نسواں کا نعرہ لگاتے ہیں اوروہ ان کے حقوق ضائع کرنے کے مجرم ہیں۔

ذرا غور کریں جو آدمی دوسری شادی کرنا چاہ رہاہے وہ کسی مرد سے شادی کررہاہے یا عورت سے؟ یقینا وہ کسی عورت ہی سے شادی کرے گا اوراس کی رضامندی سے کرے گا۔ اس عورت کے بھی توکچھ حقوق ہیں، اوران میں اس کا باعصمت اور عفیف بھی ایک حق ہے۔ اوروجو عورت ایک بارشادی کرچکی ہواورپھراس کا شوہر فوت ہوجائے یا اسے طلاق دے دی ہو توکیا اس سے اس کےلیے دوبارہ شادی کرنے کا موقع ضائع ہوگیا؟ یقینا ایسا نہیں ہے۔ اسے حق حاصل ہے کہ شادی کرلے۔

اوراحادیث سے ثابت ہے کہ عورتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مردوں کی کم ہورہی ہے جیسے کہ صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کی علامات میں سے یہ بات بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گی، جہالت عام ہوجائے گا، عورتیں زیادہ اور مرد کم ہوجائیں گے، حتیٰ کہ پچاس پچاس عورتوں کےلیے ایک نگران اور ذمہ دار ہوگا۔'' (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، حدیث:4933وسنن الترمذی، کتاب الفتن، باب اشراط الساعة، حدیث:2205۔

اور صحیح بخاری میں ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہیں، حرم میں الحاد کا مرتکب، اسلام میں جاہلیت کا عمل رائج کرنے والا اور ناحق خون کا مطالبہ کرنے والا کہ اسے قتل کردیا جائے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب مامن طلب دم امرء بغیر حق، حدیث:6688والسنن الکبری للبیھقی:27/8، حدیث:15680۔

اوراس قسم کی بات آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں بھی فرمائی تھی:

اَلا کُلُّ شَيْءٍ مِن أَمرِ الجَاہِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ

(خبردار! جاہلیت کی تمام رسمیں میرے ان دوقدموں تلے روندی جارہی ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:1218وسنن الدارمی:67/2، حدیث:1850''

مقصد یہ ہے کہ ایک ہی بیوی پر کفایت کی مہم چلانا اوراس کا چرچا کرنا، اوراس کے بالمقابل دوسری، تیسری شادی کو مکروہ اورناپسندیدہ جاننا یقیناً جاہلیت کا کام ہے اوراس سے ظاہری وباطنی فحاشی وبدکاری کے دروازے کھلتے ہیں جیساکہ نئی تہذیب کے آثارثابت کررہے ہیں۔ پہلی بیوی کی رضامندی حاصل کرنے کی پابندی بھی، شرعی امور میں داخل اور معقول کی قسم سے ہے اور معاشرے کی ایک بڑی تعداد کو شوہروں کے بغیر عفت وطہارت سے محروم رکھنے کا عمل ہے جو سراسر جہالت اور جاہلیت ہے جس کے تمام امور رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک قدموں تلے روند دیے ہیں۔

الغرض شوہر اپنی دوسری شادی کرنے کےلیے کسی قسم کا عذر پش کرنے کا محتاج نہیں ہے۔ اور آپ، بحیثیت بیوی کے، اگراپنے شوہر کے اس مطالبے کرردبھی کردیں توآپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن جو شوہر اپنی بیوی سے اجازت لے کرشادی کرنے کا خواہاں ہے وہ کبھی شادی نہیں کرسکے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا